ی آہیں، مجروحین کی سسکیاں رنگ لائیں مسلمان شہداء کے وارث اپنی رنگ رلیوں میں مبتلا
وکر ۱۹۴۷ء کو فراموش کر گئے۔ لیکن اللہ پاک نے اس ظلم و جور کا بدلہ انہیں کے ذریعے چکوایا جن کے
یا پر سکھ وحشی بن گئے تھے ؎

جو چپ رہے گی زبان خنجر!
لہو پکارے گا آستین کا!!

اندرا گاندھی کے دردناک قتل پر جنرل محمد ضیاء الحق نے اسلامی وسعت ظرف کا ثبوت دیتے
ہوئے پاکستان کی صحیح نمائندگی کی لیکن ہندو شاطر اور تنگ ظرف نے پھر وہی انداز شروع کر دیا
اندرا کی تضاد بیانی اور بدنیتی کا شاہکار تھا۔ جنرل محمد ضیاء الحق کو یہ چاہیئے کہ ملک میں ایسی صورت
حال پیدا کر دے کہ باہمی سیاسی رنجشیں، سیاسی کشیدگیاں، سیاسی محاذ آرائیاں ختم ہو سکیں
ملک میں امن وسکون یکجہتی، اور اتفاق و اتحاد کی فضا قائم ہو سکے۔ اور یہی ہمارا سب سے بڑا ہتھیار
ہے جس سے ہم ہر جارح دشمن کا دندان شکن جواب دے سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہماری سمجھدار، معاملہ فہم، بڑی سیانی گورنمنٹ بڑی خوبصورتی سے بظاہر اسلام کے نام پر
اساس عوام کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں نہایت "مخلص" کردار ادا کر رہی ہے۔ ایک عرصہ
ب اخبارات کے صفحات میں عورت کی شہادت کو موضوع سخن بنا کر خوب داد تحقیق دی گئی
لماء، جماعتوں، افراد و اشخاص، اور صنف نازک کے برخود غلط گروہ کو سر پھٹول میں مبتلا کر دیا گیا
ر خدا خدا کر کے شہادت کا مسئلہ سمیٹا گیا اب عوام میں ارتعاش پیدا کرنے کے لئے دیت کا پتھر
پھینک دیا گیا۔ اب دونوں طرف سے کچھ لوگ سستی شہرت کے لئے لنگر لنگوٹ کس کر میدان
ں اترے ہوئے ہیں۔ اور آئے روز اخبارات عورت کی دیت آدھی ہے عورت کی دیت پوری
ہے عورت کی دیت یہی ہے اور عورت کی دیت دوں ہے کی جلی سرخیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ گویا
ستان میں ایک ہی مسئلہ ہے جس پر ملک کا دار و مدار اور انحصار ہے اور اس باب میں ایک مذہبی جماعت
ے مدعی پروفیسر اور گوجرانوالہ کے بزعم خویش فاضل اجل حاجی صاحب خاص شہرت رکھتے ہیں۔
ہور کے ایک خاں صاحب مسئلہ یوں بھی ہے اور مسئلہ یوں بھی ہے کا موقف اپنائے ہوئے ہیں
ان کی ایک بسر ایک جداگانہ موقف کے علمبردار ہیں۔ لاہور کا ایک روزنامہ خوب مرچ مصالحہ لگا
ر شائع کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے ایک خاموش ہاتھ ایک منصوبہ بندی سے یہ سب کچھ کروا رہا ہے

اور وہ تاثر یہ دینا چاہتا ہے کہ تم کیا اسلام لانا چاہتے ہو جو مسئلہ دیت بھی متفقہ طور پر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک حساس آدمی یہ ضرور سوچتا ہے مسئلہ دیت میں ایک ہی مسلک رکھنے والی جماعت کے علماء متفق نہیں تو دوسری جماعتیں اس پر کیسے اتفاق کر سکتی ہیں لہٰذا اسلام کے بارہ میں لوگ تشکیک کی نذر ہو جائیں گے۔ اس بارے میں جماعت کے معروف سکالر مولانا عبدالسلام صاحب کیلانی کا ایک جامع مضمون "ترجمان الحدیث" کے شمارۂ دسمبر میں شائع کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جمعیۃ اہلحدیث پاکستان نے اپنی نشاۃ ثانیہ کے بعد اپنی سعی و عمل کی جو تحریک شروع کی ہے وہ نہ صرف خوش آئند، بلکہ جماعت کے روشن مستقبل کی آئینہ دار ہے۔ تبلیغی میدان میں جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے قائدین، خطباء، مبلغین۔ اور علماء کرام نے نہایت عمدہ نقوش ثبت کئے ہیں۔ خصوصاً اکتوبر، نومبر کا مہینہ جماعتی تبلیغ میں خاصی اہمیت کا حامل ہے مرکزی ناظم اعلیٰ لے کر عام خطباء اور مبلغین تک تمام علماء کرام مصروف عمل رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی تگ و تاز سرحد کے کوہستانوں، آزاد کشمیر کے سبزہ زاروں اور پنجاب کے میدانوں اور بیابانوں تک پہنچی۔ خصوصاً پنجاب کے تمام مرکزی مقامات پر جمعیۃ کی تبلیغی کانفرنسیں اور اجتماعات بڑی کامیابی سے منعقد ہوئے جن سے لاکھوں انسانوں نے استفادہ کیا۔ تبلیغ کی اہمیت بجا اور مسلّم لیکن یہ دینی کام کا صرف ایک پہلو ہے مکمل نقشہ نہیں قائدین جمعیۃ کو اوّلین فرصت میں عصری اور حضری تقاضوں کی روشنی میں عہد حاضر کے مسائل سے نپٹنے کے لئے اسلام کو ایک زندہ دستور کی حیثیت سے پیش کرنے کے لئے کام کا ایک جامع خاکہ مرتب کرنا چاہیئے اور پھر تقسیم کار کے تحت ان خاکوں میں رنگ بھرنے کے لئے بالغ النظر علماء اور اصحاب فن پر مشتمل بااختیار کمیٹیاں بنانا چاہئیں جو ہماری جماعتی گاڑی کو تیز تر کر دے۔ مثلاً تبلیغی کمیٹی۔ نصاب کمیٹی، مصالحتی کمیٹی، مالیاتی کمیٹی، طبع و تالیف کمیٹی، رابطہ کمیٹی اور دستوری کمیٹی۔ وغیرہ ذالک تاکہ جماعتی تحریک سے صحیح نتائج برآمد ہوں۔ اور ہماری کارکردگی ایک واضح اثرات مرتب کرے، جماعتی نظم و نسق کے ایسے خوشگوار ثمرات حاصل ہوں۔ جو دین و دنیا میں ہمارے لئے کامیابی کا زینہ بن سکیں۔